

خدا ترسی اور خشیت الہی کے بارے میں روایات

(مَا جَاءَ فِي التَّقْيِ)

وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ حَائِطًا فَسَمِعْتُهُ
وَهُوَ يَقُولُ وَبَيْنِي وَبَيْنَهُ جِدَارٌ وَهُوَ فِي جَوْفِ الْحَائِطِ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ بَخٍ بَخٍ وَاللَّهِ لَتَتَّقِينَ اللَّهَ أَوْ لَيُعَذِّبَنَّكَ قَالَ مَالِكٌ: وَبَلَّغَنِي أَنَّ
الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ كَانَ يَقُولُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَمَا يَعْجَبُونَ بِالْقَوْلِ. قَالَ
مَالِكٌ: يُرِيدُ بِذَلِكَ الْعَمَلَ إِنَّمَا يُنْظَرُ إِلَى عَمَلِهِ، وَلَا يُنْظَرُ إِلَى قَوْلِهِ.

”حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے سنا۔
میں ان کے ساتھ نکلا تھا یہاں تک کہ وہ ایک باغ میں داخل ہو گئے تو اس حال میں کہ میرے اور ان
کے درمیان دیوار حائل تھی اور وہ باغ کے بیچ میں تھے، میں نے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ اے عمر بن الخطاب،
اے امیر المؤمنین، کیا کہنے ہیں امیر المؤمنین کے! اللہ کی قسم، اللہ سے ڈرتے رہو، ورنہ وہ تمہیں بہت

سخت عذاب دے گا۔ امام مالک کہتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ قاسم بن محمد کہا کرتے تھے کہ میں نے جن لوگوں کو پایا ہے، وہ بات کو کوئی اہمیت نہیں دیتے تھے۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اس سے ان کی مراد عمل تھا، یعنی یہ کہ آدمی کے قول کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی، بلکہ اس کے عمل کو اہمیت دی جاتی تھی۔“

وضاحت

’بِخ‘ تحسین کے لیے آتا ہے، لیکن ظن کے موقع پر بھی آسکتا ہے۔ یعنی کیا کہنے امیر المؤمنین کے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ اپنے آپ سے کہہ رہے تھے۔ یہ خود احتسابی کی بہت اعلیٰ مثال ہے۔ اصل تقویٰ کی علامت یہی ہوتی ہے۔ وہ باغ میں گئے۔ جب علیحدہ ہو کر بیٹھے تب انھوں نے اپنے آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ عمر بن الخطاب امیر المؤمنین، ماشاء اللہ، بڑا امیر المؤمنین بنا پھرتا ہے، اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو گے تو خیر ہے، ورنہ وہ تمہیں عذاب دے گا کہ تمہارا کچھ مر نکال کر رکھ دے گا۔ تم بڑے ہی سخت عذاب میں پڑو گے۔

قاسم بن محمد کا قول امام مالک کی بلاغات میں سے ہے۔ ان کی بلاغات شہادت دیتی ہیں کہ وہ جس بات کو اچھا سمجھتے ہیں، اس کو لے لیتے ہیں۔ اس سے بحث نہیں کہ وہ حدیث ہے یا نہیں اور اس کی سند کیا ہے۔ میرے نزدیک ایسا کرنے میں بہت سے خطرات ہیں۔

(تدر حدیث ۵۲۰-۵۲۱)

